OPEN ACCESS
Al-Nasr
ISSN (Online): 2958-9398
ISSN (Print): 2959-1015
https://alnasrjournal.com

سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں خواتین کی تعلیم وتربیت کا عملی کردار پر ایک تحقیقی جائزہ

A Research Review on the Practical Role of Women's Education and Upbringing in the Light of the Biography of the Prophet (Peace Be Upon Him)

Nayab Imtiaz Ahmed
Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Women University, Peshawar, Pakistan
Dr. Naseem Akhtar (Corresponding Author)
Associate Professor, Department of Islamic Studies, Shaheed Benazir Women University, Peshawar, Pakistan
Email: khtr_nsm@yahoo.com

Abstract

The summary of the article is that the status of women is a topic that has always affected different civilizations, religions, and social systems. Every era and every society has viewed women in different ways and determined their position. Some societies have ignored women's femininity by giving them complete freedom, while others have restricted them to the domestic sphere and stifled their potential. Between these two extremes, Islam has provided a moderate and balanced path that respects the nature, honor, and character of women. Therefore, in homes where women possess religious knowledge and are familiar with the injunctions of Sharia and the Prophet's life, soldiers of Islam have emerged from their laps. Seeing their appearance and practical life, enemies have become friends and others have been forced to become strangers. Thank

God, along with religious academies for boys, religious schools for girls have also been established, which have a complete system for the religious education and upbringing of girls. These institutions are telling the Muslim Ummah with their modern language that degrees can be obtained in modern colleges and universities, but the legacy of Prophethood is built only in these religious universities. If girls become familiar with the halal and haram, permissible and impermissible, and the injunctions of Sharia, then it is certainly very easy to change the domestic environment. It happens because Allah Almighty has given women the willpower with which they can control a powerful man.

Keywords: Women's Education, Upbringing Biography of the Prophet (Peace Be Upon Him), Islam about women

تمہید

انسان چاہے مرد ہو یا عورت جب تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوتا ہے تو وہ حقیقت میں انسان ہوتا ہے۔ تاریخ کے ہر دور اور ہر معاشرے میں تعلیم یافتہ افراد کی قدر واحترام کیا گیا ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تعلیم کے بغیر ترقی وعروج کی خواہش بے بنیاد ہے۔ انسان کی نافعیت کے لیے دینی ودنیاوی تعلیم، اسلامی تربیت، ایمانی شائستگی اور انسانی عادات وآداب نہایت ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مرد وعورت دونوں کو عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات ان سب کا مکلف بنایا ہے۔ لیکن مکلف ہونے کے ساتھ علم کے جو ذرائع ہیں جیسا کہ انسان کی ظاہری حواس، عقل وفہم اور دوسرے انسانوں سے استفادہ کی صلاحیت، وہ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی عطاء کی ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بعض اوقات عورتوں کا دینی تعلیم وتربیت سے آراستہ ہونا مرد کے مقابلے میں زیادہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے، مثلاً ماں کی گود اولاد کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے اس لیے جب ماں تربیت یافتہ ہوگی تو وہ اپنی اولاد کو کی صحیح معنوں میں تربیت کر سکے گی۔ اس لیے ہمیں ترقی اور فلاح وبہبود والے معاشرے کے لیے خواتین کو بنیادی تعلیم وتربیت دینی ہوگی ورنہ خواتین اپنی سماجی فرائض کی تکمیل میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ دین اسلام نے معاشرے کی فلاح وبہبود کی خاطر خواتین کو بھی نہ صرف علم حاصل کرنے کا حق دیا بلکہ مردوں کی طرح ان کے لیے بھی ضروری علوم کا حاصل کرنا ایک فرض قرار دیا گیا۔

عورت کی حقیقت

"**عورۃ**" عورت کی ایک معنی ہر امر جس سے شرم کی جائے۔ انسان کے اعضاء جن کو حیا سے چھپایا جاتا ہو۔"[1]

عورت کے لغوی معنی "مرد کی مادہ" یعنی جسم کے وہ حصے جن کا کھولنا موجب شرم ہے۔[2]

اسلام نے عورتوں کو دینی و دنیوی تعلیم کی نہ صرف اجازت دی ہے بلکہ ان کی تعلیم و تربیت کو بھی اتنا ہی اہم قرار دیا ہے، جتنا مردوں کی تعلیم و تربیت کو ضروری قرار دیا ہے۔ نبی ﷺ سے جس طرح دین کی تعلیم مرد حاصل کرتے تھے، اسی طرح عورتیں بھی حاصل کرتی تھیں۔ آپ ﷺ خواتین کی تعلیم کا بڑا خیال کرتے تھے، اس کیلئے آپ ﷺ نے الگ وقت متعین کر رکھا تھا۔

عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللَّهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ» فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوْ اثْنَيْنِ؟ قَالَ فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: «وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ»

ابو سعید خدری علیہا السلام فرماتے ہیں: عورتوں نے نبی ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ کے پاس مردوں کی بھیڑ رہتی ہے اس لیے ہم عورتوں کیلئے ایک دن مختص فرما دیجئے، اس پر آپ ﷺ نے ایک دن ان عورتوں کیلئے مقرر کر دیا، چنانچہ ایک دن آپ ﷺ نے ان کو نصیحت اور حکم فرمایا، راوی کہتے ہیں: چنانچہ آپ ﷺ کی نصیحت میں سے ایک یہ نصیحت تھی کہ جس کسی عورت کے تین بچے انتقال کر گئے ہوں، وہ بچے جہنم کی آگ سے خلاصی کا ذریعہ ہوں گے، ایک عورت نے عرض کیا کہ اگر دو بچے فوت ہو جائیں تب؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو بھی، اس نے یہ بات دوبار دہرائی تو آپ ﷺ نے تین بار دو، دو، دو کہا۔"[3]

اسلام میں خواتین کی تعلیم کی اہمیت (قرآن و سنت کی روشنی میں)

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے قرآن و سنت میں انسانوں اور جنوں کو صرف اور صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا اور پھر انسانوں میں مردوں اور عورتوں کی تخلیق فرمائی اور تخلیق کا مقصد بھی واضح فرمایا، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "مردوں اور عورتوں میں سے جس نے بھی ایمان کی حالت میں اعمال صالحہ سر انجام دیئے تو ہم انہیں پاکیزہ زندگی عطا کر دیں گے اور ان کے عمل سے بھی بہت بدلہ انہیں دیں گے"۔[4]

اور پھر سورۃ آل عمران آیت ۱۹۵ میں بھی یہی بات کہی گئی اور پھر سورۃ بقرہ آیت ۲۳۸ میں بھی فرمادیا گیا کہ "عورتوں کے حقوق اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے مردوں کے حقوق کے برابر ہیں"۔

میری بات کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کی زندگی کا مقصد عبادت بتائی ہے کہ جس طرح ہر شئ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء میں مشغول ہے تو اسی طرح انسان چاہے مرد ہو یا عورت یہ بھی اپنے مرتے دم تک اس دنیا میں اپنے رب کی عبادت کرتا رہے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾[5] "کہ میں انسان اور جنات کو خاص اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے" اور پھر دوبارہ سورۃ ملک میں دوبارہ فرمایا "کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے موت اور زندگی کو تمہارے لیے پیدا کیا تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے اچھا عمل کون کرتا ہے"[6]

ان دونوں آیتوں سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انسان کی تخلیق جب عبادت کے لیے کی گئی ہے تو عبادت کے ساتھ ساتھ اس کو نیک اعمال بھی کرنالازم ہے، اور نیک اعمال پر انسان اس وقت تک عمل نہیں کر سکتا جب تک اس کو اس کا پوری طرح علم نہ ہو۔

اسی لیے حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ « طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ »[7]

کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر اتنا فرض ہے کہ وہ حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے اور جائز اور ناجائز میں فرق کر سکے۔

لہذا تعلیم ہی کے ذریعے انسان انسانیت کے آداب واصول کو سیکھتا ہے، اسے سنوارتا اور سجاتا ہے۔ جہاں تعلیم نہ ہو تو نہ دنیا ہاتھ میں آتی ہے نہ دین۔

لہذا دینی تعلیم صرف مرد کے لیے نہیں بلکہ خواتین کے لیے بھی ضروری ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ذکر ہو چکا۔ خواتین کی دینی تعلیم میں نبی کریم ﷺ اس قدر توجہ دیا کرتے کہ آپ نے خطبہ عید کے روز، حیض والی خواتین کو بھی تلقین فرماتے کہ وہ نمازِ عید میں شریک تو نہ ہوں لیکن خطبہ عید ضرور سنیں اور دعا میں شریک ہوں، جیسا کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

« يَخْرُجُ العَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الخُدُورِ، أَوِ العَوَاتِقُ ذَوَاتُ الخُدُورِ، وَالحُيَّضُ، وَلْيَشْهَدْنَ الخَيْرَ، وَدَعْوَةَ المُؤْمِنِينَ، وَيَعْتَزِلُ الحُيَّضُ المُصَلَّى »[8]

"جوان، پردہ نشین اور حیض والی عورتیں عید گاہ کے لیے نکلیں، اور خیر کے کاموں اور مسلمانوں کی دعا میں شرکت کریں۔ البتہ حائضہ عورتیں نماز سے الگ رہیں۔"

حافظ ابن حجر اس حدیث کی شرح میں فتح الباری میں لکھتے ہیں:

وَفِيهِ أَنَّ الْحَائِضَ لَا تَهْجُرُ ذِكْرَ اللَّهِ وَلَا مَوَاطِنَ الْخَيْرِ كَمَجَالِسِ الْعِلْمِ وَالذِّكْرِ سِوَى الْمَسَاجِدِ۔[9]

"اس فرمان سے معلوم ہوا کہ حائضہ عورت نہ تو اللہ کی یاد ترک کرے اور نہ خیر کے مقامات جیسے مساجد کے علاوہ علم وذکر کی دیگر مجالس وغیرہ۔"

علم نور ہے اور جہالت گمراہی

انسانی معاشرے کی تعمیر وترقی کے لئے تعلیم وتربیت، علم وآگہی میں شعور رکھنا ایک بنیادی اہمیت کے حامل ہیں، دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ طبقہ نسواں معاشرے کا نصف حصہ ہیں۔ لہذا اس طبقہ نسواں کی تعلیم وتربیت معاشرے کی صلاح وفلاح کے لئے از بس ضروری اور ناگزیر ہے۔

لفظ تعلیم وتربیت دو اجزا سے مرکب ہے۔ ایک تعلیم، یعنی زندگی گزارنے کے لئے بنیادی اوصاف کا شعور دینا، سکھانا، پڑھانا، معلومات بہم پہنچانا اور دوسرا لفظ 'تربیت' ہے جس سے مراد پرورش کرنا، اچھی عادات، یعنی فضائل اخلاق سکھانا اور رذائل اخلاق سے بچانا اور بچوں میں خداخوفی اور تقویٰ پیدا کرنا ہے۔ لہذا تعلیم اور تربیت دونوں اسلام میں بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔[10]

جہالت سے نجات کے لیے بچیوں کی تعلیم کی اہمیت

مذہب اسلام جس کی بنیاد ہی تعلیم ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ اسی مذہب کے ماننے والے تعلیمی اعتبار سے سب سے پیچھے ہیں۔ آج کے دور میں بھی ایسے خاندان وقبیلے کے لوگ موجود ہیں جو بچوں کو تو تعلیم دیتے ہیں ان پر پیسہ خرچ کرتے ہیں لیکن بچیوں کی تعلیم کو ضروری نہیں سمجھتے اور جب ان سے وجہ پوچھی جائے تو کہتے ہیں کہ یہ تو کسی اور کے گھر جائیں گی، تو انہیں تعلیم

حاصل کرنے کا کیا فائدہ۔ یاد رکھیے کہ اولاد چاہے لڑکا ہو یا لڑکی، دونوں کی تعلیم ماں کی تعلیم پر موقوف ہے۔ اگر ماں تعلیم یافتہ ہو گی تو اولاد کو بھی تعلیم سے آشنا کرے گی اسی طرح جب ماں کے دلوں میں تعلیمی رغبت موجود ہو تو بچے بھی اس رغبت سے فیضیاب ہوں گے، لیکن اگر ماں خود رغبت سے خالی ہو تو ظاہر ہے کہ ان کی کوکھ سے پیدا ہونے والے بچوں کے اچھے مستقبل کی کیا امید کی جا سکتی ہے؟[11]

اسی طرح ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے لڑکیوں کی تعلیم کے بارے میں فرمایا ہے: ”جس کے پاس تین بیٹیاں، یا بہنیں ہوں، یا دو بیٹیاں یا بہنیں ہوں، اس نے ان کی تربیت کی، ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور ان کی شادی کرا دی تو اس کیلئے جنت ہے“[12]۔

دوسری جگہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”جس شخص کے ہاں لڑکی پیدا ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کی اس پر بارش کرے اور تعلیم و تربیت اور حسنِ ادب سے بہرہ ور کرے تو میں خود ایسے شخص کیلئے جہنم کی آڑ بن جاؤں گا“[13]

اسلامی معاشرے میں خواتین کی تعلیم کی ضرورت و اہمیت

اسلام میں تعلیم نسواں کے بارے میں کبھی دو رائے نہیں ہو سکتیں۔ ایک ہی محکم اور پختہ حکم ہے اور وہ ہے عورتوں کو زیورِ تعلیم سے لازماً آراستہ کرنے کا، کیونکہ بے علم اور جاہل عورت معاشرے کی پسماندگی اور ابتری کا باعث بنتی ہے۔

اس کے برعکس علم کے زیور سے آراستہ خاتون جو صحیح اور غلط، حق اور باطل، جائز اور ناجائز کی حدود کو جانتی اور پہچانتی ہے، وہ اپنی زندگی کے پیش آمدہ مسائل کو خوش اُسلوبی سے نمٹا لیتی ہے۔ یہ علم اسے شائستہ اور مہذب بناتا ہے۔ وہ اپنے بچوں کی بھی صالح تربیت کر کے صالح معاشرہ تعمیر کرنے کا باعث ثابت ہوتی ہے۔ خواتین کی تعلیم صرف انفرادی ترقی ہی نہیں، بلکہ پورے معاشرے کی ترقی کے لیے ناگزیر ہے۔ اس کے چند اہم پہلو درج ذیل ہیں:

1) نبی کریم ﷺ کی اپنی ازواج مطہرات کی تعلیم پر توجہ

رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہراتؓ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی اور انہیں اس قابل بنایا کہ وہ نہ صرف خواتین بلکہ مردوں کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی بخوبی نبھا سکیں۔ اہم معاملات میں ان سے مشورہ لیا جاتا اور رہنمائی حاصل کی جاتی تھی۔ اسی لیے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سب سے زیادہ احادیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔ اور بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے بڑے بڑے مسائل پوچھتے تھے۔ اسی طرح عورتوں کے مسائل سے بھی آپ رضی اللہ عنہ واقف تھیں، تو صحابیات بھی اپنے تمام گھریلو مسائل آپ ہی سے حل کرواتی تھیں۔ آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ آج بھی اسلامی تاریخ کی عظیم معلمات کے طور پر جانی جاتی ہیں۔[14]

2) بیٹیوں کی تعلیم و تربیت کی فضیلت

آپ ﷺ نے بیٹیوں کی تعلیم و تربیت کی ترغیب دیتے ہوئے اس عمل کو جنت میں داخلے کا سبب قرار دیا۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ارشاد ہے: "جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، ان کی تعلیم و تربیت کی اور ان سے حسن سلوک کیا، اس کے لیے جنت ہے"۔[15]

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: "جس کے ہاں لڑکی پیدا ہو اور وہ اسے زندہ در گور نہ کرے، اس کی تذلیل نہ کرے اور نہ اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح دے، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا"۔[16]

تعلیم وتربیت بھی ترجیح میں داخل ہے، اس سے معلوم ہوا کہ کسی بھی معاملے میں بالخصوص تعلیم وتربیت میں بھی لڑکے کو لڑکی پر ترجیح نہیں دینی چاہیے۔

3) کنیزوں اور خادمات کی تعلیم

رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف آزاد خواتین بلکہ کنیزوں اور لونڈیوں کی تعلیم پر بھی زور دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کے پاس کوئی باندی ہو، پھر وہ اسے اچھی تعلیم دے، بہترین تربیت کرے، آزاد کرے اور پھر اس سے نکاح کرے، اس کے لیے دہرا اجر ہے۔[17]

مفتی کفایت اللہ دہلویؒ لکھتے ہیں: "عورتوں کیلئے ضروری علوم حاصل کرنے کی فرضیت، علوم مستحبہ کے حصول کا استحباب اور علوم مباحہ کے حصول کی اباحت محل تردد نہیں اور اس بارے میں عورتوں اور مردوں میں فرق کرنے کی شریعت مقدسہ میں کوئی دلیل موجود نہیں"۔[18]

گھروں میں عورتوں کی تعلیم

حضور ﷺ کے دورِ رسالت میں عورتوں کی تعلیم بالعموم ان ہی کے گھروں میں ان کو دی جاتی تھی، جنہیں مرد سر انجام دیتے تھے۔ آپ ﷺ نے مردوں کو اس طرف متوجہ کیا کہ وہ عورتوں کو بھی تعلیم دیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "تم خود بھی انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں کو بھی سکھاؤ"[19]

اسی طرح باہر سے آنے والے نوجوانوں کے ایک وفد کو آپ ﷺ نے تعلیم دی اور پھر ان کو فرمایا کہ "تم اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ، اپنے اہل خانہ میں رہو، انہیں علم سکھاؤ اور ان سے دینی احکام پر عمل کراؤ۔[20]

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی خواتین اور بچوں کو گھروں میں بھی تعلیم دیتے تھے۔ بعض اوقات خواتین کی تعلیم کے لیے گھر کے باہر کے کسی مرد کا بھی انتظام کیا جاتا تھا۔ جیسا کہ مشہور واقعہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کی بہن فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر اپنے گھر میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کر رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی، وہ گھر میں داخل ہو کر بہن اور بہنوئی زدو کوب کیا مگر بہن کی جرأت واستقامت اور قرآنی آیات کی اثر انگیزی نے حضرت عمر علیہا السلام کو اسلام لانے پر مجبور کیا۔[21]

مساجد میں تعلیم

دور رسالت میں خواتین کو تعلیم مساجد میں بھی دی جاتی تھیں۔ خواتین نبی کریم ﷺ کے خطبات اور مواعظ سے مستفید ہوتیں۔ چنانچہ خواتین شرعی آداب وحجاب کالحاظ رکھتے ہوئے مساجد میں حاضر ہوتی تھیں، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے خواتین کو خصوصی ہدایت فرمائی تھی کہ عید کے دن اپنی عورتوں یعنی جوان لڑکیوں کو بھی لے کر عید گاہ کی طرف نکلیں۔[22]

عہد نبوی میں خواتین کی تعلیم کا ایک اہم ذریعہ مساجد تھیں۔ خواتین نبی کریم ﷺ کے خطبات اور مواعظ سے مستفید ہوتی تھیں۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

عَنْ بِنْتٍ لِحَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ ، قَالَتْ : "مَا حَفِظْتُ ق إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ "، قَالَتْ " وَكَانَ تَنُّورُنَا وَتَنُّورُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا[23]."

"بنت حارث بن نعمان کہتی ہیں کہ میں نے سورت ق حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے زبانی یاد کی ہے اور وہ ہر جمعہ کو اس سے خطبہ دیتے تھے، اور کہا کہ ہمارا اور رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا تنور ایک ہی تھا"۔

خانگی اور معاشرتی سطح پر عورتوں کا صحیح مقام

معاشرے کی بنیادی اکائی کو مستحکم کرنا نہایت بنیادی بات ہے اور خانگی زندگی کا دارومدار صنفِ نازک پر ہوتا ہے۔ نبی کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے عورتوں کو خانگی و معاشرتی ہر سطح پر ان کا صحیح مقام و درجہ عطا فرمایا۔ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے انہی دونوں سطح پر عورت کو انسانی عظمت اور احترام سے سرفراز فرمایا۔ دراصل کسی معاشرے میں عورت کو جو مقام عطا کیا جائے اس کی بنیاد اس لیے اہمیت رکھتی ہے کہ ایک تو اس مقام کی یہ دولت خود عورت کی ذات، شخصیت اور معاشرے میں اس کے کردار کا تعین ہوتا ہے، دوسرے لازمی طور پر خود پورا معاشرہ بھی متاثر ہوتا ہے۔ اگر بالفرض عورت کو اس کا صحیح مقام و مرتبہ نہ دیا جائے تو نہ صرف معاشرہ اس کی قابلیت و صلاحیت سے استفادہ کرنے سے محروم رہتا ہے بلکہ عورتیں اپنے مخصوص دائرہ کار یعنی گھر میں بھی خاطر خواہ اور بھرپور کردار ادا نہیں کر سکتیں۔

اصلاح معاشرہ کے عمل میں خواتین کا کردار

اصلاح معاشرہ کے عمل میں خواتین کا کردار بھی ایک اہمیت کے قابل ہے، کیونکہ عورت ماں ہے اور ماں کی گود میں ہر معاشرے کی نئی نسل پروان چڑھتی ہے۔ ماں اپنی تربیت سے نسلِ نَو کو کردار و عمل کا ایسا نمونہ بنا سکتی ہے جو انسانیت کے لیے باعث فخر ہو۔ ماں کی گود انسان کی اولین درس گاہ ہوتی ہے۔ یہ درس گاہ جتنے بلند معیار کی ہو گی، یعنی ماؤں کی تربیت جتنے بلند معیار کی ہو گی، اگر جذبہ ایمان کی سچائی کے ساتھ ہو گی اور اسلام کی تعلیمات کی روح کے مطابق ہو گی تو معاشرہ بھی اسی معیار کا ہو گا۔

رسول کریم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ)

جس کا ترجمہ یہ ہے: "اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں"[24]

تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ ہم اپنے آپ کو تو جہنم کی آگ سے بچا سکتے ہیں، لیکن اپنے اہل و عیال کو جہنم سے کیسے بچا سکتے ہیں؟ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "تم انہیں ایسے کام کرنے کا حکم دیتے رہو جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور ان کاموں سے روکتے رہو جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔"

اس کی بہترین تفسیر وہ حدیث ہے جس میں آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص راعی (نگہبان) ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہو گی (کہ اس نے ان کی اصلاح کیوں نہ کی تھی) امام بھی راعی ہے، اسے اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے گھر والوں کا راعی ہے، اسے اپنی رعیت سے متعلق پوچھا جائے گا، عورت اپنے خاوند کے گھر کی راعی ہے، اسے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔[25]

اس لحاظ سے ہر مسلمان پر یہ ذمہ داری ڈال دی گئی ہے کہ وہ اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کی بھی اصلاح کرے ورنہ اس سے باز پرس ہو گی۔

اکابرینِ اُمت کی تعلیم وتربیت میں خواتین کا کردار

دورِ حاضر میں یہ بات نظر آرہی ہے کہ مسلمان اپنے اکابرین، علمائے کرام، فقہائے عظام، حضرات محدثین اور دیگر صلحاء ومشاہیر کے تذکروں سے توکچھ واقف ہیں، لیکن ان اکابرینِ اُمت کی تعلیم وتربیت اور شخصیت سازی میں جنہوں نے اہم کردار ادا کیااور خود گم نام رہ کر تکالیف ومصائب برداشت کرکے ان مشاہیر کو اُمت کے لیے رہنماو پیشوا بنایا، یعنی مسلمان عفت مآب خواتین۔

حالانکہ وقت کا یہ اہم تقاضا ہے کہ ان عفت مآب خواتین کا تذکرہ اور مشاہیر علماء کی تعلیم وتربیت کے سلسلے میں ان کا کردار لوگوں کے سامنے نمایاں کیا جائے، تاکہ موجودہ دور کی خواتین کو معلوم ہو کہ عورت صرف ایک فرد کی تربیت نہیں کرتی، بلکہ وہ امت کے رہنما، اور ایک معاشرے کی تربیت کرتی ہے۔ اس کی گود سے قوم کا سر فخر سے بلند کرنے والے بھی تیار ہو سکتے ہیں۔

لہٰذا درجِ ذیل اکابرینِ امت کی تعلیم وتربیت میں خواتین کا کردار مختصر طور پر ذکر کیا جارہا ہے۔

1) **بچوں کی تعلیم وتربیت کی طرف خواتینِ اسلام کا رجحان**

اولاد کی تعلیم وتربیت سے متعلق قرآنی آیات اور نبی کریم ﷺ کے ارشادات کی وجہ سے خواتین کو اپنے بچوں کے مستقبل اور ان کی تعلیم وتربیت کی فکر تھی، چنانچہ حضور ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے زبیر بن عوام پر بچپن میں بغرضِ تربیت سختی کرتیں اور تادیباًمارتی بھی تھیں۔

اس سلسلے میں حضرت حسن بصریؒ سے ایک واقعہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میاں بیوی کے درمیان اپنے بچے کی پرورش سے متعلق اختلاف ہوا، وہ دونوں قاضی کے پاس گئے، چونکہ بچہ سمجھدار تھا، لہٰذا قاضی نے بچے کو اختیار دیااور پوچھا کہ وہ کس کے پاس جاکر رہنا چاہے گا؟ بچے نے اپنے والد کو چُنا۔ اس پر ماں نے قاضی سے کہا کہ بچے سے یہ پوچھئے کہ اس نے والد کو کیوں چنا ہے؟ قاضی نے بچے سے سوال کیاتو اس نے کہا:

"أمي تبعثني كل يوم للكتاب، والفقيه يضربني، وأبي يتركني للعب مع الصبيان۔"

ترجمہ: "میری ماں مجھے روزانہ تعلیم وکتابت سیکھنے کے لیے فقیہ کے پاس بھیجتی ہے، اور فقیہ غلطی پر مجھے مارتا ہے، جبکہ میرا والد مجھے دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنے کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔" بچے کا یہ جواب سن کر قاضی نے ماں کے حق میں فیصلہ کر دیااور کہا کہ تم ہی اس کی زیادہ حقدار ہو۔[26]

2) **امام اوزاعیؒ کی تعلیم وتربیت میں ان کی والدہ کا کردار**

امام اوزاعی رحمہ اللہ کی والد ان کے بچپن میں ہی وفات پا چکے تھے، چنانچہ ان کی والدہ نے ان کی پرورش کی۔ وہ ان کو لے کر مختلف شہروں کی طرف ہجرت کا سفر کرتی تھیں، تاکہ ان کا بیٹا علم حاصل کر سکے۔ مشہور محدث ولید بن مزید امام اوزاعیؒ کی حالت پر تعجب کیا کرتے اور فرماتے تھے:

"كان الأوزاعي يتيماً فقيراً في حجر امرأة تنقله من بلد إلى بلد۔"

ترجمہ: "امام اوزاعیؒ یتیم، غریب اور ایسی عورت کے زیرِ کفالت تھے جو اُن کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے کر جاتی تھی۔"[27]
اور اپنے بیٹے سے کہتے تھے:
"یا بُنی! عجزت الملوک اَن تؤدب اَنفسَہا واَولادَھا اَدبہ في نفسہ۔"[28]
ترجمہ: "اے میرے بیٹے! بادشاہ وسلاطین عاجز ہیں کہ اپنی ذات اور اولاد کو ایسا ادب سکھلائیں، جیسا امام اوزاعیؒ کا ادب تھا۔"
اس طرح اسفار میں مختلف مشقتیں اور تکالیف برداشت کرکے امام اوزاعی رحمہ اللہ کی ماں نے اپنے یتیم بیٹے کی ایسی تربیت کی کہ وہ آگے چل کر فخرِ محدثین بن گیا۔

3) امام شافعیؒ کی تعلیم وتربیت میں ان کی والدہ کا کردار

امام شافعی محمد بن ادریسؒ سے کون ناواقف ہوگا، ان کے علمی مقام کا اعتراف موافقین اور مخالفین سب کو ہے، لیکن یہ بات بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگی کہ ان کی تعلیم وتربیت اور شخصیت سازی میں ان کی والدہ فاطمہ بنت عبد اللہ کا کتنا بڑا کردار تھا، چنانچہ علامہ ابن منظورؒ نے ان کے بارے میں لکھا ہے:
"وھي التي حملت الشافعي إلی الیمن واَدبتہ۔"[29]
ترجمہ: "ان کی والدہ ہی انہیں یمن لائی تھیں اور ان کو ادب سکھلایا تھا۔"
امام شافعیؒ بہت چھوٹے تھے کہ ان کے والد کا انتقال ہوگیا، چنانچہ ان کی والدہ نے اکیلے ہی ان کی کفالت وپرورش کی اور تعلیم وتربیت کی طرف توجہ دی، اور پھر جب وہ کچھ بڑے ہوئے تو ان کی والدہ کو اندیشہ ہوا کہ اہلِ علم سے دور رہ کر کہیں ان کے بیٹے کو علمی نقصان نہ ہو، چنانچہ ان سے کہا: "الحق بأھلک فتکون مثلھم" یعنی "اپنے رشتہ داروں (قریش، جو اہل علم تھے) سے جا کر ملو، تاکہ تم بھی ان جیسے ہو جاؤ۔"[30]

4) امام احمد بن حنبلؒ کی تعلیم وتربیت میں ان کی والدہ کا کردار

مشہور ومعروف محدث وفقیہ امام احمد بن حنبلؒ کی تعلیم وتربیت میں بھی ان کی والدہ کا خصوصی کردار ہے۔ ان کے والد محمد رحمہ اللہ کا جوانی میں تقریباً تیس سال کی عمر میں انتقال ہوگیا تھا، چنانچہ ان کی والدہ صفیہ نے ہی ان کی پرورش اور تعلیم وتربیت کی طرف توجہ دی۔[31]
امام احمد بن حنبلؒ نے تعلیم کی غرض سے محدثین کے پاس جانے کے لیے صبح سویرے اٹھتے تھے تو ان کی والدہ بھی ان کے لیے جاگ جاتی تھیں۔ اور بسا اوقات وہ رات کے آخری پہر میں اٹھ کر درس کے لیے جانا چاہتے تو اس وقت بھی ان کی والدہ بیدار ہو جاتیں، اور اپنی مامتا سے مجبور ہو کر بیٹے کو صبح ہونے تک روکتی تھیں، چنانچہ امام احمدؒ فرماتے ہیں:
"کنت ربما اَردت البکور إلی الحدیث، فتأخذ اَمي ثیابي وتقول: حتی یؤذن الناس، وحتی یصبحوا۔"[32]
ترجمہ: "بسا اوقات میں طلبِ حدیث کے لیے جلدی جانا چاہتا تو میری والدہ میرے کپڑے پکڑ کر کہتیں: (تھوڑی دیر ٹھہرو) یہاں تک کہ لوگ اذان دے دیں، یا صبح کا اجالا ہو جائے۔"

سلطنتِ عثمانیہ میں ترک خواتین کی سماجی حیثیت اور حقوق کا تاریخی مطالعہ

اسلام نے خواتین کے حقوق کو اس حد تک وسعت دی ہے جس کی مثال دیگر مذاہب یا دنیا کے کسی آئین میں نہیں ملتی۔ خلافت عثمانیہ کے دوران، جو 600 سال تک جاری رہی، سلطنت یورپ، ایشیا اور مشرق وسطیٰ تک طول پکڑ گئی۔ اگرچہ خواتین کے

حقوق معیار اور انداز میں کم و بیش رہے ہیں لیکن محرومی یا جبر کے باوجود خواتین کی جسمانی اور ذہنی تربیت کا سامان ہمہ وقت دستیاب رہا ہے۔ خواتین نے فوجی تربیت کے ساتھ ساتھ طبی امداد کی مہارت بھی دی ہے اور کپڑے کے کارخانوں کا کنٹرول، قالین بُننا، سلائی، کڑھائی اور مٹی کے برتن بنانا تو خواتین کی تعلیمی ہنر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ خواتین کے لیے تعلیمی ادارے بھی قائم ہوئے۔ خواتین کو حجاب میں رکھنا، علیحدہ حمام، گھروں میں بلا اجازت داخلے کی ممانعت اور محرم یا خادم کے بغیر بیرونی سرگرمیاں خواتین کے تحفظ کے لیے اعلیٰ اقدامات تھے۔ یہ مضمون سلطنت عثمانیہ میں خواتین کی حیثیت اور ان کے حقوق پر زور دیتا ہے۔[33]

خواتین کی تعلیم کے ساتھ قومی ترقی

کوئی قوم یا ملک اُس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے جب تک وہ تعلیم یافتہ نہ ہوں۔ سر سید احمد خان نے یہ محسوس کر لیا تھا کہ مسلمان مرد اور عورتیں جب تک تعلیم یافتہ نہیں ہونگے، ترقی نہیں کر سکیں گے۔ اس لیے اُنہوں نے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی قائم کی۔ اسی طرح قیامِ پاکستان کی تحریک میں قائداعظمؒ نے فرمایا کہ "پچاس فیصد آبادی کو گھروں میں قید رکھ کر کوئی بھی جنگ آزادی لڑی نہیں جا سکتی۔" تو آزادی کی تحریک نے خواتین کی توجہ جدید تعلیم پر مرکوز کی۔ اس لیے سیاسی، سماجی اور معاشی ترقی میں خواتین کو مساوی سطح پر لانے کے لیے تعلیم اور تربیت کی ضرورت ہے۔ جب تک ہم خواتین کو ایک انسان، ایک ذمہ دار شہری کی نظر سے نہیں دیکھیں گے، تب تک ملک کی ترقی میں تعلیم یافتہ خواتین کے کردار کو نہیں سمجھا جا سکتا۔ قائداعظمؒ نے پاکستان کے بن جانے کے بعد بھی اپنی ہر تقریر میں کہا کہ پاکستانی خواتین کو مردوں کے شانہ بشانہ قومی ترقی میں حصہ لینا چاہیے۔ یہ اُسی وقت ممکن ہو گا جب ہم عورت کو کمزور سمجھنا چھوڑ دیں۔ اسلام ایک انقلابی مذہب ہے جس نے ایک ایسے قبائلی معاشرہ میں جہاں لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، اُن کے کوئی حقوق نہیں تھے، جو اپنے رشتہ دار مردوں کی ملکیت سمجھی جاتی تھیں، وہاں خواتین کو برابر کا حق دیا۔ خواتین اور مردوں کو پیدائش کی بنیاد پر نہیں بلکہ اُن کے عمل کی بنیاد پر مقام دینے کی بات کی۔ سزا اور جزا برابر رکھی جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواتین مردوں سے کم تر نہیں۔[34]

تعلیم یافتہ عورت۔۔۔ تہذیب یافتہ معاشرہ

جب ہم تعلیم نسواں کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں تو "تعلیم نسواں" دو الفاظ کا مرکب ہے، تعلیم اور نسواں۔ تعلیم کا مطلب ہے "علم حاصل کرنا" اور نسواں سے مراد 'خواتین' ہیں، اس مرکب الفاظ کا واضح مطلب عورتوں کی تعلیم ہے۔

تعلیم صرف مردوں کا حق نہیں بلکہ عورت کا بنیادی حق بھی ہے، کیونکہ اسلام نے عورت کو باعزت مقام عطا کرتے ہوئے مرد و عورت دونوں پر علم حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے اور قرآن و حدیث میں حصولِ علم پر بھرپور زور دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود ہمارے معاشرے میں جہالت، فرسودہ روایات اور غلط تصورات کے باعث آج بھی خواتین کو تعلیم سے محروم رکھا جاتا ہے، خصوصاً بعض پسماندہ علاقوں میں۔ مضمون اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ تعلیم یافتہ عورت ہی باشعور نسل، مہذب معاشرہ اور مضبوط قوم کی ضمانت ہے، جب کہ خواتین کی تعلیم سے غفلت معاشرتی پسماندگی اور فکری جمود کو جنم دیتی ہے۔[35]

عصر حاضر میں خواتین کی تعلیم کی اہمیت

عصر حاضر کی ملی ضروریات بھی اسی بات کی متقاضی ہیں کہ عورت مرد کے شانہ بشانہ اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔ اور یہ کردار عورت کی تعلیم اور فکری تربیت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ گزشتہ صدی کے اوائل سے لڑکیوں کی تعلیم کا رجحان بڑھا، ان کے

لیے مخصوص تعلیمی ادارے قائم ہوئے اور عصری جامعات میں بھی انھیں داخلہ کے مواقع ملے تو انھوں نے علوم اسلامیات کی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ مختلف شعبہ ہائے تعلیم میں ایم اے، ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالات تحریر کیے۔ ان سے خواتین کے تخلیقی کمالات کا بہ خوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ علومِ اسلامیہ کے میدان میں خواتین کی موجودہ پیش رفت کو اطمینان بخش کہا جا سکتا ہے۔

اسی ضرورت کے پیش نظر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے خواتین کی تربیت پر نہ صرف اپنے بیانات میں زور دیا بلکہ عملی میدان میں خواتین کی فکری تربیت کا بھرپور اہتمام کیا ہے۔ آپ اپنے ایک خطاب میں فرماتے ہیں کہ

" آج کے دور کا مرد خواتین کو خانہ داری سے آگے دیکھنا نہیں چاہتا جبکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ تاریخ اسلام کی روشنی میں خواتین کے اصل کردار کو پہچانا جائے"۔[36]

حاصل کلام

اس پورے مضمون کا حاصل یہ نکلا کہ گھر کا دینی ماحول نہ صرف گھر کے افراد، بلکہ باہر کے احوال درست کرنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے اور بلاشبہ خواتین کی دینی تعلیم وتربیت فرد کے ساتھ افراد کے تربیت کا ذریعہ بن سکتی ہے، دینی تعلیم کی اہمیت اور اس کی افادیت کو سمجھتے ہوئے ماں باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کریں اور خاص کر اپنی بچیوں کو علوم اسلامی کے حاصل کرنے کے لیے انہیں بنات کے دینی مدارس میں داخل کرتے ہوئے اپنی اولاد کو دینی علوم کا حامل، گھر کو دین اسلام کا گہوارہ اور اپنی آنے والی نسل کو دین سے بے زار، بلکہ بے دین ہونے سے محفوظ رکھیں۔

حوالاجات

[1]) معانی الاثار صفحہ نمبر 277
[2]) عن علی قال قال رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الفخذ عورة، حدیث نمبر 2657
[3]) صحیح البخاری، کتاب العلم، باب ہل یجعل للنساء یوما علی حدة فی العلم ج:1، ص:57
[4]) سورة النحل آیت:۹۷
[5]) الذاریات:56
[6]) سورة الملک آیت نمبر 2
[7]) سنن ابن ماجہ، المقدمہ، 1:81، رقم:664
[8]) صحیح بخاری: باب شھود الحیض العیدین ودعوة المسلمین، رقم 324
[9]) فتح الباری: 1/424 زیر حدیث صحیح بخاری:324
[10]) رسالہ: اسلام میں عورتوں کی تعلیم کی اہمیت
[11]) https://dunya.com.pk/index.php/special-edition/2023-01-13/3452
[12]) سنن ابی داؤد
[13]) صحیح للبخاری
[14]) https://jang.com.pk/news/1431829
[15]) سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب فضل من عال یتیماً، رقم:5147
[16]) سنن ابی داؤد، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرقی، رقم:3887

[17])الجامع الصحیح للبخاری، کتاب العِتقِ، بَابُ العَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ، رقم:2547

[18])کفایۃ المفتی،2/64

[19])سورۃ النور

[20])شعب الایمان، ذکر السبع الطوال، رقم2205

[21])ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، اسلام عمر بن الخطاب 1/382

[22]) صحیح البخاری، کتاب الاذان

[23]) صحیح مسلم /کتاب الجمعۃ/ حدیث:2014/ **صحيح الراوي :** أم هشام بنت حارثة بن النعمان

[24])سورۃ التحریم، ایۃ:6

[25])بخاری۔ کتاب الوصایا۔ باب قولہ تعالیٰ من بعد وصیۃ

[26])زاد المعاد في هدي خير العباد لابن القيم،(٥/٤٢٤)، الناشر: مؤسسة الرسالة- بيروت، ط:١٤١٥ھ-١٩٩٤ء

[27])سیر اعلام النبلاء، الباب عباد بن کثیر النملی،7/110

[28])تاريخ دمشق لابن عساكر،(٣٥/١٥٧)، الناشر: دار الفكر للطباعة والنشر، ط:١٤١٥ھ-١٩٩٥ء

[29])مختصر تاريخ دمشق لابن منظور،(٢١/٣٥٨)، الناشر: دار الفكر للطباعة والنشر- دمشق، ط:١٤٠٢ھ-١٩٨٤ء

[30])سير أعلام النبلاء للذهبي،(١٠/١٠)، الناشر: مؤسسة الرسالة- بيروت، ط:١٤٠٥ھ-١٩٨٥ء

[31])سير أعلام النبلاء للذهبي،(١١/١٧٩)

[32])الجامع لأخلاق الراوي وآداب السامع للخطيب،(١/١٥١)، الناشر: مكتبة المعارف، الرياض

[33]) Dr. Saeed Ahmad Saeedi Mudassir Farooq Al-Qawārīr: Vol. 2 No. 3 (2021): Al-Qawārīr

[34]) https://www.nawaiwaqt.com.pk/08-Mar-2021/1310524 مہناز رفیع

[35]) https://www.express.pk/story/2500525/talym-yafth-awrt-thzyb-yafth-maashrh-2500525/

[36]) https://www.minhaj.org/urdu/tid/50027